e-Contents

Presented by Dr. Zarnigar Yasmeen,
Maulana Mazharul Haque Arabic & Persian University,
Patna
Email:zarnigaryasmeen@gmail.com

رشیدۃ النسا کی ناول نگاری 'اصلاح النسا' کے حوالے سے: ایک تنقیدی جائزہ

سرزمین بہار ابتدا سے ہی علم وادب اور تہذیب وثقافت کا گہوارہ رہا ہے۔ یہاں بڑے بڑے صوفی، اولیا، ادیب اور شاعر پیدا ہوئے۔ رکن الدین عشق، جوشش آیت اللہ جوہری، صوفی منیری کے علاوہ شاد عظیم آبادی، امداد امام اثر، کلیم الدین احمد، اختر اورینوی اور علامہ جمیل مظہری جیسی ادب کی مایہ ناز شخصیتیں اسی سر زمین بہار کے نیرّ درخشاں ہیں۔ جن کی ادبی خدمات کا ذکر کیے بغیر تاریخِ ادب اردو کبھی مکمل نہیں ہوسکتی۔ اردو کی پہلی خاتون ناول نگار ہونے کا سہرا بھی اسی سرزمین بہار کو حاصل ہے۔

رشیدۃ النساء اردو ادب کی وہ پہلی خاتون ہیں جنھوں نے اردو میں ناول لکھ کر اس روایت کو آگے بڑھایا۔ اس طرح مرد ناول نگاروں میں جو مرتبہ نذیر احمد کو حاصل ہے وہی حیثیت خاتون ناول نگاروں میں رشیدۃ النساء کو حاصل ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اردو ادب کے بیشتر مورخین نے بہار کے ساتھ انصاف نہیں کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اردو زبان وادب کے فروغ میں بہار کبھی پیچھے نہیں رہا۔ یہاں اردو کی ترقی کے لئے مختلف تحریکیں ہمیشہ سے جاری رہی ہیں۔ بہار میں ادبی نقوش اس وقت سے ملتے ہیں جب دبستان دکن میں وسیع پیمانے پر اردو کی نشو ونما ہورہی تھی۔ بہر حال افسانوی ادب کو ہی لے لیجئے تو بہار کے فن کاروں نے اس نثری صنف میں بھی قابل ذکر اضافے کئے ہیں۔ شاد عظیم آبادی، محمد اعظم، افضل الدین، صغیر بلگرامی، سجاد عظیم آبادی، عرش گیاوی، ایم اسلم، محمد حنیف، فائز عظیم آبادی، رام انوج سہائے، آل حسن معصومی، شمس گیاوی، جمیل مظہری اور اختر اورینوی ایسے نام ہیں جن کا اردو پر بڑا احسان ہے۔ اردو فکشن کو ان حضرات نے ایک نئی فکر اور نیا ذہن عطا کیا ہے۔ عصر حاضر میں بھی بہار اس میدان میں اپنے لازوال ادبی کارنامے کی وجہ سے ادب میں خاص مقام کا حامل ہے۔

رشیدۃ النساء بیگم (۱۸۵۳ء۔۱۹۲۹ء) کا تعلق ایک معزز اور تعلیم یافتہ گھرانے سے تھا۔سید وحید الدین بہادر کی صاحبزادی رشیدۃ النساء۱۹۲۹ء میں عظیم آباد (پٹنہ) میں پیدا ہوئیں۔زمانے کے دستور کے مطابق انہوں نے گھر میں ہی اپنے والد سے تعلیم و تربیت پائی۔مصنفہ ایک روشن خیال اور پاک طبیعت خاتون تھیں۔تعلیم سے بے حد لگاؤ تھا۔ان میں خوش مزاجی اور زندہ دلی پائی جاتی تھی۔غریبوں،یتیموں اور بیواؤں کے دکھ درد سے بڑی ہمدردی رکھتی تھیں اوران کے مسائل کے سد باب کو وہ اپنا عین فریضہ سمجھتی تھیں۔خصوصیت سے وہ مسلم گھرانوں کے خاتون طبقہ میں پیدا شدہ ان ناہمواریوں اور خرابیوں کو ختم کرنا چاہتی تھیں جن کی وجہ سے نسائیت پوری طرح متاثر ہورہی تھی۔عورتوں کا سماج توہم پرستی اور سماجی برائیوں کا نشانہ بن رہا تھا۔اس معاشرہ کوانہی سماجی عیوب اور خرابیوں سے نجات دلانے کے لئے رشیدۃ النساء نے طبقۂ نسواں میں علم کی روشنی پھیلانے کا کام کیا۔تاکہ عورت کو یہ بات سمجھ میں آسکے کہ تعلیم ایک ایسی دولت ہے جس سے سماج کی ہر برائی کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

رشیدۃ النسا ترقی پسند خیال کی حامل تھیں۔وہ سماج کی لڑکیوں میں تعلیم عام کرنا چاہتی تھیں ان کا پورا گھرانہ اسی کام میں منہمک رہا اور یہی وجہ ہے کہ ان کا گھرانہ علم و ادب کا گہوارہ سمجھا جاتا تھا۔علم کی روشنی کو پھیلانے کے لئے انہوں نے پٹنہ میں ایک مدرسہ بھی قائم کیا جسے ترقی دے کر بادشاہ نواب رضوی نے بی این آر اسکول میں منتقل کر دیا تھا۔آج بھی یہ ادارہ تاریخی شہر عظیم آباد پٹنہ میں لڑکیوں کا ایک اہم تعلیمی مرکز ہے اسی احاطہ میں ایک گورنمنٹ گرلس کالج بھی قائم ہے جس میں ڈگری سطح کی تعلیم دی جاتی ہے۔

رشیدۃ النسا کا ماننا تھا کہ ہماری قوم کے طبقۂ نسواں میں موجود خرابیوں اور برائیوں کی خاص وجہ ان میں تعلیمی فقدان ہے جس سے معاشرہ غلط عقائد اور توہم پرستی کا شکار ہوتا رہا ہے۔ان خرابیوں کے منفی اثرات سماج اور خاندان کی تباہی کی صورت میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔رشیدۃ النساء کے انہی نظریات نے لڑکیوں کو جہالت سے دور رکھنے کا حوصلہ بخشا۔اس مشن کو آگے بڑھانے میں مصنفہ پوری طرح ثابت قدم رہیں۔اس اصلاحی مشن کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کے لئے انہوں نے سب سے بہتر ذریعہ قصے کے پیرائے کو سمجھا تاکہ اس سے پند و نصیحت کا خوب کام لیا جا سکے چنانچہ اصلاح النساء جیسے ناول کی تخلیق کی۔اصلاح النسا گویا خواتین سماج کی موعظت کا سبب بنا۔بقول نصیر الدین ہاشمی ۔

> ''بہار کی ایک خاتون خدیجۃ الکبریٰ نے 'اصلاح النسا' کے نام سے ایک ناول لکھا تھا۔یہ ناول بھی اصلاح سماج سے متعلق ہے۔''

(مضمون۔خواتین ناول اور افسانہ نگاری،ہمایوں،لاہور،اگست ۱۹۴۶ء۔۵۱۷)

نصیر الدین ہاشمی نے رشیدۃ النساء کے بجائے خدیجۃ الکبریٰ کا ذکر کیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔بحر حال جہاں تک ناول اصلاح النساء کا تعلق ہے جیسا کہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہے یہ خاتون طبقہ کی بھر پور اصلاح کی صلاحیت رکھتا ہے۔اس میں عورت کے مختلف کرداروں کو پیش کیا گیا ہے۔عورت کے منفی اور مثبت افکار کو سامنے رکھ کر رشیدۃ النساء نے یہ بتانے کی کوشش کی ہیدکہ جب معاشرے میں عورت جاہل ہوتی ہے تو کوئی

بھی سماج یا گھر جہنم کا نمونہ بن جاتا ہے۔ اس لئے عورت، سماج اور سوسائٹی کا ایک اہم عنصر ہوتی ہے جو طفل سوسائٹی کی پہلی معلّمہ سمجھی جاتی ہے۔ جب عورت مختلف برائیوں کا پتلا بن جائے تو پھر اس کے زیر سایہ پرورش پانے والی نسل بھی آگے چل کر ایک برے اور بے ہنگم سماج کو راہ دے گی، غلط رسمیں فروغ پائیں گی، انسانیت کا خون ہوگا، شرافت مجروح ہوگی جو رسوائی اور بدنامی کی شکل میں سامنے آئے گی۔ 'اصلاح النسا' انہی عیوب سے متاثر ہو کر لکھا گیا ایک اصلاحی ناول ہے۔ جو بگڑے ہوئے سماج کا آئینہ بھی ہے اور کامیاب زندگی کا نمونہ بھی پیش کرتا ہے۔ لیکن اس میں زیادہ زور جاہلیت سے ہونے والی بداعمالیوں پر ہے۔ بھوت، پریت، جھاڑ پھونک انہی برائیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جس سے فضول خرچی راہ پاتی ہے جس سے کئی نقصانات سامنے آتے ہیں اور اس جاہلانہ رویے سے سماج کمزور ہی نہیں ہوتا بلکہ عقل کی خرابی سے زندگی سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اس ناول کے بارے میں رشیدۃ النسا خود رقمطراز ہیں:

> ''ان کے کہنے سے مجھ کو خیال ہوا کہ ایک کتاب ایسی لکھیں جس میں ان رسموں کا بیان ہو جن کے باعث صدہا گھر تباہ ہو گئے اور جو باعث فضول خرچ اور فساد کے ہیں مگر مجھے یہ خیال بھی ہوا کہ ان باتوں کو نصیحت کے طور پر لکھنا میری حیثیت پر زیبا نہیں ہے بلکہ ان باتوں کو قصہ کے پیرایہ میں لکھنا ہر طرح سے مناسب ہوگا۔''

(دیباچہ ''اصلاح النساء' مصنف رشیدۃ النسا)

(**جاری**............)

—ڈاکٹر زرنگار یاسمین